صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 24 اکتوبر 2016ء بمطابق 22 محرم الحرام 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔

(ترجمہ): > اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

رسمی کارروائی

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر!
جناب سپیکر: بیٹنی صاحب! میں آپ کو، ایک منٹ، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، میں تو چاہتا ہوں کہ یہ کوئسچنز آور جو ہے نا، اچھا Finance Minister is here? اچھا جی، پلیز۔
جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب، زه تاسو شکریه ادا کوم، فنانس منسټر هم ناست دے سپیکر صاحب، دا یو زما نه دے، پورا د صوبې مسئله ده سپیکر صاحب، 2013-14,2014-15,2015-16 کارونه شروع دی، فنډ نشته سپیکر صاحب، فنانس منسټر صاحب اول هم خبره کړې وه چې مونږ Arrange کوؤ، فنډ ورکوؤ، سپیکر صاحب! دا حال ستاسو پخپله هم ډسټرکټ کښې هم حال وی چې د روډ، د خلقو Liability شته، پیسې نشته، مونږ فنانس منسټر ته وایو چې واضح د کړی دې پورا ممبرانو ته، Revised summary خو جولائی کښې راغلې ده تر اوسه پورې Revised summary په دغې صوبه کښې ګرځی، آیا مونږ چا ته فریاد وکړو؟ مونږ فنانس منسټر د مونږ ته واضح کړی، په روډ کښې دوئ سره چې کومې Liabilities دی، دوئ څه طریقه کار کوی، څنګه به خلقو ته پیسې ورکوی، ټهیکیداران ژاړی، ټول خلق ژاړی، سپیکر صاحب! یو دا زما مسئله نه ده، دوئ ته مسئله نه ده، د پوره صوبې مسئله ده، د غسې په ایریګیشن کښې پیسې نشته، په روډز کښې پیسې نشته، په هیڅ ځیز کښې نشته، آخر دا پیسې شوې څه؟ دا پیسې تاسو نه ورکوئ که پیسې شته نه، مهربانی وکړه دا پورا د صوبې مسئله ده، فنانس منسټر د په دې خبره باندې کلیئر خبره وکړی، دې هاؤس ته د بریفنګ ورکړی، وعده ئی کړې وه په بجټ اجلاس کښې چې زه به بریفنګ ورکوم، وعده ئې کړې وه، اخر تاسو وعدې وکړئ قصې وکړئ، بیا خبره پریږدئ، کم از کم چې کومه خبره په هاؤس کښې وکړو، هغه خو دې مکملوؤ۔ سپیکر صاحب! روډونه شروع دی، ختې دی، د دې خلق بیماران شو، د دې ذمه

واران به څوک وي؟ (سپیکر کی طرف اشارہ) تاسو یئ، مهرباني وکړه سپیکر صاحب! منسټر صاحب مونږ ته واضحه د خبره وکړي چې مسئله څه ده؟

<u>جناب سپیکر:</u> (قہقہہ) سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب، دا میټنګونو کښې تاسو وئ، ما ته ئے ګوته اونیوله، حکومت دے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ یہ محمود خان نے بڑا اچھا ٹھیک ٹھاک پوائنٹ اٹھایا ہے اور میرے خیال میں تمام ممبران، تمام حلقوں سے متعلق ہے، صوبے سے متعلق ہے اور بالکل اسی طرح روزانہ کی بنیاد پر اخبارات میں بھی آرہا ہے کہ فنڈز کا مسئلہ ہے اور ہمیں بھی اضلاع سے رپورٹس آرہی ہیں کہ تمام اضلاع میں مختلف جو Ongoing schemes ہیں، اس کیلئے ڈیمانڈ کرتے ہیں، Suppose کوئی ضلع ایک کروڑ کی ڈیمانڈ کرتا ہے تو پانچ لاکھ، بارہ لاکھ ان کو ریلیز ہو جاتے ہیں اور بہت بڑا مسئلہ ہے اور ساتھ ہی ساتھ میرے خیال میں یہ بھی بہت بڑا مسئلہ ہے کہ اخبارات میں یہ بھی خبریں چھپتی ہیں کہ جو سرکاری زمینیں ہیں، صوبے میں جتنی بھی سرکاری زمینیں ہیں اور In addition یہ جو پشاور کا جو انڈسٹریل زون ہے، ابھی یہ ایک نیشنل انگریزی اخبار میں بہت بڑی خبر آئی ہے کہ حکومت ان زمینوں کو بیچ کر آمدن یا ایک ذریعہ مطلب وہاں سے پیدا کرنے کی خواہش رکھتی ہے یا کوشش کررہی ہے۔ اسی طرح ہم پچھلے تین چار مہینے سے سن رہے ہیں کہ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ سے، ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک سے اور دوسرے عالمی اداروں سے صوبہ اربوں روپے کا جو قرضہ ہے، وہ لے رہا ہے اور اس بات پر بھی یہ حیرت ہوتی ہے کہ صوبائی حکومت کا ترجمان کہتا ہے کہ بالکل ہمارے پاس کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے جبکہ صوبے کے وزیر خزانہ کی دوسرے دن یہ سٹیٹمنٹ آجاتی ہے کہ نہیں ہمیں فنڈز کا مسئلہ ہے، گراؤنڈ پہ جب ہم دیکھتے ہیں تو میرے خیال میں فنڈز کا مسئلہ ہے، اب واقعی انتہائی سیریس مسئلہ ہے، صوبے میں انتہائی مایوسی پھیل گئی ہے، ایک طرف سے جب ہم دیکھتے ہیں تو خوش قسمتی سے اور اللہ کا شکر بھی ہے کہ اس طرح کی کوئی انسانی آفت نہیں ہے، کوئی قدرتی آفت نہیں ہے، اب بتایا جائے کہ واقعی صوبے میں خزانے کا یا فنانس کا ایک مسئلہ جو ہے اور میرے خیال میں اس کی وجوہات بیان کرنی چاہئیں، تمام صوبے اور عوام میں ایک مایوسی پھیل گئی ہے، اول تو اپوزیشن کے ارکان کو کوئی سکیم ہی نہیں ملی ہے اور جو ملی ہے، پچھلے تین سال سے، ڈھائی سال سے ان کو فنڈز نہیں مل رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہم یہ بھی سن رہے ہیں، بلکہ ہم دیکھ رہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے یعنی جو جو کچن کیبنٹ کے لوگ ہیں یا جو حکومت کے چہیتے ہیں، ان

کے حلقوں میں فنڈز Divert ہو رہے ہیں، وہاں سے فنڈز جا رہے ہیں، تو میرے خیال میں یہ بہت بڑی زیادتی ہے سپیکر صاحب! اگر اس پہ آپ بھی رولنگ دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! آپ ماشاء اللہ بہت مدت بعد آئے ہیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ہاں سر، دو مہینے کے بعد میں آیا ہوں۔

جناب سپیکر: ویلکم۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: مجھے ایک تکلیف تھی، جناب سپیکر! میں بہر حال بابک صاحب کی اس سٹیٹمنٹ سے ایگری نہیں کرتا کہ اس صوبے میں کوئی آفت نہیں آئی، میں یہ کہتا ہوں کہ پی ٹی آئی کے آنے سے اور کوئی بڑی آفت ہے جو اس صوبے پہ نہیں آئی ہے؟ (قہقے) چونکہ سر، آپ ہمیں بتا دیں کہ جب سے آپ لوگ آئے ہیں، پنجاب کی لڑائی آپ لوگوں نے اپنائی ہے اور پنجاب کی وجہ سے ہم Suffer ہو رہے ہیں۔ ادھر سارے جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، آپ لوگوں نے ایک سکول بھی کمپلیٹ نہیں کیا، فنانس منسٹر کبھی کہتے ہیں کہ تنخواہوں کا کوئی وہ نہیں ہے، تنخواہیں ٹائم پہ ملیں گی، اگر آپ تنخواہ، اس سے بھی آپ لوگوں کو ڈراتے ہیں، گورنمنٹ سرونٹس کو بھی آپ ڈراتے ہیں کہ ان کو بھی تنخواہیں نہیں ملیں گی تو کم از کم فنانس منسٹر یہ وضاحت کریں کہ یہ کیا وجہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے کہ یہ ڈیویلپمنٹ کے سارے پراجیکٹس بند ہیں؟ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر پلیز۔ نلوٹھا صاحب! یہ ایک ہی بات ہے، میرے خیال میں آپ کے کونسچنز رہتے ہیں، میں آپ کے کونسچن کو، چلو نلوٹھا صاحب! بسم اللہ جی، آپ بیٹھ جائیں ثناءاللہ صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ لمبی بات تو میرے دوستوں نے کر دی ہے، تمام ممبران اسی شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں جس کی وضاحت انہوں نے کی ہے، میں ایک بات وزیر خزانہ صاحب کے اور شاید آج پبلک ہیلتھ کے منسٹر صاحب نہیں ہیں، ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جو سکیمیں اس صوبے میں شروع ہیں، ہم یہ نہیں کہتے جو فنڈ ہمیں ملا ہے، کم از کم ان سکیموں کے اوپر اگر مکمل نہیں تو کم از کم اس کام کو جاری رکھا جائے۔ جب ٹھیکیدار سے پوچھا جاتا ہے، ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز ہی نہیں ہیں، جناب سپیکر صاحب! Even جو ٹیوب ویلز کی

خرابی کیلئے یااس کی Repair کیلئے ایم اینڈ آر کا فنڈ ہر سال جاتا ہے جو کسی کی سفارش پر نہیں جاتا، حیرانگی کی بات ہے سپیکر صاحب! چھ مہینوں سے میرے حلقے میں چھ ٹیوب ویلز بند ہیں، جب میں ایکسین سے بات کرتا ہوں، وہ کہتا ہے، میرے پاس ایم اینڈ آر کا فنڈ ہی نہیں ہے، تو میں حیران ہوں، وزیر خزانہ صاحب اس بات کی وضاحت کریں کہ یہ فنڈ کدھر لے گئے ہیں، جماعت اسلامی کے حلقوں میں لے گئے ہیں کسی اور جگہ انہوں نے منتقل کر دیا ہے؟ منور خان صاحب نے صرف ایک پارٹی کی بات کی ہے، میں کہتا ہوں یہ دونوں پارٹیاں، ان سے اب صوبہ تنگ آ چکا ہے، خدارا اس عوام کے ساتھ کچھ رحم کا سلوک کریں۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب پلیز۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محمود بیٹنی صاحب، محترم بابک صاحب، منور خان صاحب نے بات رکھی اور پھر نلوٹھا صاحب نے آخر میں اور بات رکھی، واقعی ویسے صوبے میں Financial crises کی بات میڈیا میں ہو رہی ہے یا اس قسم کی تو میں نے وضاحت بھی کی ہے کہ ہم نے لفظ استعمال کیا تھا کہ بہت ہی بڑا بحران ہے تو میں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ، اور انہوں نے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ بالکل ان کی تنخواہوں کے پیسے نہیں ہیں تو میں نے بالکل اس بات کی وضاحت کی ہے کہ کرنٹ سائڈ پہ کوئی ایشو نہیں ہے، تنخواہیں بھی مل رہی ہیں اور اس کی مد میں اپنے پیسے ہیں کوئی اس کا، ہاں البتہ جو Developmental works کی بات ہے، وہ سست روی کا شکار ہو چکا ہے اور اس میں سی ایم صاحب باہر ہیں، عنایت اللہ خان صاحب اور سکندر خان شیر پاؤ اور تین اور بھی دو وزراء بیٹھے تھے اور انہوں نے ایک تفصیلی میٹنگ کی ہے، اس کیلئے ایک Strategy بنائی ہے، مجھے یقین ہے کہ بہت ہی جلد یہ جو اے ڈی پی بنائی گئی ہے، اس کو فنڈ Allocate کیا جائے گا اور اس پہ کام شروع کیا جائے گا۔ آپ کی بات اپنی جگہ پہ کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟ یہ ہاؤس ہے، یہ ہمارا جرگہ ہے، ہم آپ سے کچھ چیز نہیں چھپائیں گے، نہ آپ سے کوئی چیز وہ کریں گے، آپ نے بریفنگ کی بات کی تو اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ بات یا کسی وقت پہ آپ نقطے پہ رکھیں گے تو ان شاء اللہ اس پہ میں پھر ڈیٹیل سے آپ کو Update بھی کروں گا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ آپ کے جو ایشوز ہیں، یہ آپ کے نہیں ہیں، یہ تمام سکیموں کی یہی صورتحال ہے تو ہم کوشش کریں گے کہ جلد ہی اس کا حل نکالیں، جلد ہی اس پہ عمل شروع کریں، کام بھی شروع کریں گے، ہاں ویسے میں تھوڑا سا نلوٹھا سے معذرت کے ساتھ انہوں نے دو پارٹیوں کا ذکر کیا ہے، دوسرے کا نہیں کیا تو اس سے تو میں اختلاف کرتا ہوں، پی ٹی آئی بھی صوبے میں

ٹھیک ٹھاک کوشش کر رہی ہے، ہاں اگر انہوں نے اپنے آپ کو شامل کیا ہے مرکز میں تو اس سے بھی لوگ تنگ آ چکے ہیں تو میں معذرت کے ساتھ ان سے بھی لوگ تنگ آ چکے ہیں، مرکز میں حالات ٹھیک ہیں؟ یہ ایک بات ضرور ہے کہ ہاں لوگ تنگ آ چکے ہیں آپ سے، مجھے پتہ ہے لیکن ایک بات ضرور ہے کہ مرکز سے بھی ہماری بات چل رہی ہے، میں تو اپوزیشن کا مشکور ہوں، وہ اس لحاظ سے کہ کسی بھی موقع پہ انہوں نے ہمیں اکیلے نہیں چھوڑا ہے، این ایف سی کے حوالے اور نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے جو بھی صوبے کے ایشوز ہوں تو ہم آپ کے مشکور ہیں، ان شاء اللہ آپ کی کوآرڈینیشن ہمارے ساتھ ہو تو ان حالات پہ قابو پائیں گے، ضرور پائیں گے ان شاء اللہ اور یہ مسئلہ جلد ہی حل ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت خان! اگر آپ اس کو Explain کریں تو بہتر ہو گا۔ میں، بس یہ بات کر لے گا۔ جی، عنایت خان! پلیز۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ فنانس منسٹر نے اشارات میں بتا دیا، میں کھل کے بتا دیتا ہوں کہ پچھلے سال حکومت نے اے ڈی پی بنائی تھی، پرابلم اس وقت پیدا ہوا کہ جب مرکز کے حوالے سے ہم نے کچھ ایسے Projections کئے خود مرکز کے کہنے پہ، ان کے Divisible pool سے جو ہمیں پیسے ملتے ہیں مختلف مدات کے اندر یا Straight transfers اور یا ہمارے Net hydel profit کی مد میں، جن جن ہیڈز کے اندر ہمیں پیسے ملتے ہیں، ان ہیڈز کے اندر ان سے خود انہی کے کہنے کے مطابق ہم نے جو Projections کئے، بدقسمتی سے وہ پیسے ہمیں اس سال نہیں مل سکے، ایک Achievement ہمیں ملی پچھلے سال، اور میں سمجھتا ہوں کہ میں کریڈٹ پورے ہاؤس کو دوں گا اس کا، میں سارے پارلیمانی لیڈرز کو اس کا کریڈٹ دوں گا، پورے ہاؤس کو دوں گا، حکومت کو دوں گا کہ جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں ہمارا جو پرانا قضیہ چل رہا تھا، اس کا ایک Logical conclusion ہو گیا اور پچھلے سال بھی ہمیں لوگ کہتے رہے ہیں کہ یہ آپ کے ساتھ انہوں نے کاغذات دستخط کئے ہیں لیکن یہ آپ کو پیسے نہیں دیں گے لیکن اللہ کا فضل ہے کہ انہوں نے ہمیں پچیس ارب روپے، وہ جو ستر بلین ہمارے پیسے تھے، ایک سو دس بلین تھے، اس میں ہمارے کچھ بقایاجات کے Reconciliation کے بعد ستر بلین پہ پہنچ گئے، وہ انہوں نے ہمیں پے منٹ کر دی پچیس ارب کی اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے Capping کا ایشو ہے، وہ بھی حل ہو گیا اسلئے پچھلے سال کی جدوجہد کے نتیجے میں ہمارے یہ دو Key issues جو ہیں، وہ حل ہو گئے اور جس طرح میں نے آپ سے عرض کیا کہ وہ جو کمی

آ گئی تھی، اس کمی کے نتیجے میں اس کا اثر پچھلے سال کی Ongoing ADP کے اوپر پڑا اور پھر وہ Impact ٹرانسفر ہوا اس سال کی اے ڈی پی پہ، تو اس وجہ سے اگر آپ نے دیکھا ہو گا تو ہم نے بڑے Conservative انداز سے Calculation کی ہے، پچھلے سال ہم نے پروجیکشن فیڈرل گورنمنٹ اس کے مطابق کی تھی لیکن پچھلے سال ہم نے بڑی Conservative estimation کی ہے، پروجیکشنز کی ہیں اور اس سال بالکل ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بالکل ٹریک پہ ہیں اور پچھلے دنوں جس میٹنگ کا انہوں نے حوالہ دیا تو اس پہ ہم نے Exercise کی ہے جو کرنٹ ہماری نیو اے ڈی پی ہے، اس پہ ہم نے Exercise کی ہے اور ہم نے اس کے اندر میں آپ کو فگر بتاؤں کہ ہم نے بارہ ارب روپے کی گنجائش پیدا کی ہے، اس بارہ ارب روپے کی گنجائش کے نتیجے میں ہمارا خیال تھا کہ یہ پیسے Priority کی بنیاد پہ ہم Ongoing schemes کو Divert کر رہے ہیں، Within a week time وہ ساری چیزیں ریلیز ہو جائیں گی۔ تو اسلئے جو مسئلہ ہے، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ حل ہو جائے گا اور ہماری جو گیپ پہ Deficiency تھی، وہ Cover ہو جائے گی۔ ہم ایشورنش دلاتے ہیں ایوان کو ان شاء اللہ تعالیٰ کہ آپ کا، یہ مسئلہ Basically ہمارے ساتھ بھی ہے یعنی یہ تاثر درست نہیں ہے کہ کچھ مخصوص لوگوں کے حلقوں کے اندر مسئلہ ہے، یعنی میرا اور سکندر خان کو بھی مسئلہ ہے، یعنی ہمارے حلقوں کے اندر بھی یہ ہے، ہم اس کولیشن گورنمنٹ کے اندر، میں اپنی پارلیمنٹری پارٹی کا لیڈر ہوں اور وہ اپنی پارلیمنٹری پارٹی کا لیڈر ہے، میں آپ کو بالکل کھل کر بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح سپیکر صاحب، He is chairing this House, this august House، وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ میری فلاں سکیم کے اندر پیسے نہیں ہیں So this problem is across the board لیکن اس کی بڑی محنت کے ساتھ، بڑی عرق ریزی کے ساتھ Continuously ایک Exercise کر کے میں اور سکندر خان صاحب نے ابتدائی طور پہ اور پھر چیف منسٹر صاحب کے ساتھ مل کے Finally اس کیلئے گنجائش اور 'Cushions نکال لئے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اور ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ Ongoing schemes شروع ہو جائیں گی ان شاء اللہ اور آگے اگر ہماری ٹریژری بنچز کے ایم پی ایز کو ڈیویلپمنٹل کاموں کیلئے، نئے ڈیویلپمنٹل کاموں کیلئے پیسے مل رہے تھے تو ہم ایشورنس دلاتے ہیں کہ جس تناسب سے آپ کو پہلے سال ملتے رہے، اسی تناسب سے آپ کو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ملیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 3726، سردار اورنگزیب نلوٹھا پلیز۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر، یو منټ که تاسو ما له را کړئ نو۔

<u>Mr.Speaker</u>: I think its Assembly Business.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحب! یہ بہت اہم ایشو ہے، آپ سے بھی Related ہے، آپ کے حلقے میں کام رکے ہوئے ہیں، ہمیں اس کے اوپر بات کرنے دیں پلیز۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، میں تو بالکل کہتا ہوں، جی جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه جی۔ اؤ زما دا خیال دے چې فنانس منسټر صاحب او عنایت الله خان خو بالکل د حکومت جواب ورکړو، د هغوی د جواب نه خو دا اندازه کیږی چې واقعی بحران شته او پکار دا ده چې اووائی په دې هاؤس کښې چې بحران شته ځکه چې هغوی دا منی چې او ډیر زر به ان شاء الله دا مسئله، د دې مطلب دا دے چې دا مسئله موجوده ده، ما دوه ډیر اهم پوائنټس دلته Raise کړل او زما دا خیال دے چې زمونږ د Point raising نه مخکښې هم په نیشنل او انټرنیشنل Daily کښې دا خبرونه راغلی دی او دا د حکومت وضاحت غواړی، یوه چې دا د بین الاقوامی نه کومې قرضې اخستلې کیږی دا د څه د پاره اخستلې کیږی او دا څومره قرضه اخستلې کیږی؟ دویمه خبره جی چې ما کومه اوکړه چې په دې صوبه کښې څومره سرکاری زمکې دی، څومره سرکاری زمکې دی روانه ده هغه خبره، هغه زمکې چې دی هغه دوئ خرڅوی، یعنی Evenدا چې دا د پیښور انډسټریل زونز چې دې، د دې په حواله باندې وضاحت اوشی۔ عنایت الله خان خبره اوکړه او د اپوزیشن شکریه ئې هم ادا کړه، مونږ د حکومت شکریه ادا کوؤ چې د صوبې په مسئلو باندې زما دا خیال دے چې دا ستاسو ډیره زیاته مهربانی د حکومت چې زمونږ شکریه ئې ادا کړه، دا زمونږ ذمه داری ده، دا که د سی پیک مسئله ده، دا که د بجلئ نټ هائیډل پرافټ دے یا نور چې زمونږه کومه برخه ده د مرکز سره، سوال دلته دا دے چې دا د روزانه په بنیاد باندې سپیکر صاحب! تاسو نه وئ، هغه بله ورځ ما دا خبره اوکړه چې لاهور د رائے ونډ دهرنا وه نو زمونږ اجلاس د اسمبلئ اجلاس چې دے، د هغې دهرنې د پاره ملتوی شو او زه دا فکر کومه، زه دا اندازه کومه چې اوس د هغلته نه کوم اعلان شوے دے چې مونږ به اسلام آباد بندوؤ، زما پورا پورا دا شک دے چې دا اجلاس چې دے د 2 نومبر د پاره د دې صوبې اجلاس چې دے دا به

ملتوی کیږی، سوال دلته دا دے چې د مرکز سره د اولنې ورځې نه د صوبې کومه رویه ده، آیا دې خبرې ته سوچ پکار دے چې زمونږ وړه غوندې صوبه ده، زمونږ محدود وسائل دی، زمونږ مسائل چې دی دا لاتعداده دی، ډیر زیات مسائل دی زمونږ، آیا د صوبې چې کوم رویه ده د مرکز سره، آیا د صوبې خلق دا Afford کولې شی او آیا زه د حکومت نه دا هم تپوس کومه چې دا کومه رویه د مرکز سره ده، د دې رویې په رڼړا کښې به مرکز آیا صوبې باندې هغه رحم و کرم اوکړی، هغه مهربانی به اوکړی؟ لهذا مونږ دا ریکویسټ مرکز ته هم کوؤ چې زمونږه حق دې راکړی او په هغې کښې مونږ تاسو سره یو خو مونږ تاسو ته هم دا ریکویسټ کوؤ، که څوک اسلام آباد بندوی، که څوک لاهور بندوی، مونږ د هغوی خلاف یو خو مهربانی اوکړئ چې د صوبې مشینری او د دې اسمبلئ، دا د دې صوبې اسمبلی چې ده، دا د اسلام آباد او د لاهور او د نورو ښاورنو بندولو د پاره د مه استعمالوئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں ایک بات بالکل واضح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> میں آپ کو موقع دیتا ہوں عنایت خان! ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی اپنے بزنس کے اوپر چلتی ہے، میں نے آج سیکرٹری صاحب سے پوچھا کہ بزنس کتنا ہے، اس بزنس کے مطابق ہم Decision کریں گے، ہم اس کو دیکھیں گے کہ جو اسمبلی کا بزنس ہے، اس کے مطابق دیکھیں گے کسی اس کے اوپر نہیں کریں گے۔Inayat Khan! Please respond۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بابک صاحب نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے، میں ان کو اس پر Respond کرتا ہوں۔ ایک تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو مرکز کے ساتھ پراونشل گورنمنٹ ہے، چیف منسٹر نے جو مرکز کی میٹنگز ہیں، ان میں کبھی انہوں نے جانے سے انکار نہیں کیا، وہ جاتے رہے ہیں، پرائم منسٹر کے ساتھ ورکنگ ریلیشن شپ ان کی موجود ہے اور جس طرح ایک پراونشل چیف ایگزیکٹیو کو چاہیئے، اس کو اسی انداز سے وہ کر رہے ہیں، باقی پولیٹکل پارٹی کا اپنا ایک Political stance ہے اور وہ اس حوالے سے ایجی ٹیشن کر رہی ہے، تو میرے خیال میں یہ ان کا Constitutional right ہے، اس سے نہ میں ان کو روکوا سکتا ہوں اور نہ کوئی اور، تو اس لحاظ سے

میں سمجھتا ہوں کہ ان کی پوزیشن اس حد تک Understand کرنا چاہیئے کہ چیف منسٹر کی ایک ورکنگ ریلیشن شپ مرکز کے ساتھ موجود ہے اور تب ہی تو پچھلے سال پچیس ارب روپے وہ پرانے پیسے جو کبھی نہیں آئے تھے، اسی ورکنگ ریلیشن شپ کے نتیجے میں ان کو حاصل ہو گئے یا اٹھارہ ارب مزید جو ہیں وہ ہمارے نٹ ہائیڈل کے جو Uncapping کا ایشو ہے، وہ حل ہو گیا۔ دو پوائنٹس انہوں نے مزید Raise کئے تھے، ایک انہوں نے کمرشل پراپرٹیز کا Raise کیا ہے، کمرشل پراپرٹیز کا جو انہوں نے کہا ہے تو اس میں وہ کمرشل پراپرٹیز شامل نہیں ہے کہ جس کے نتیجے میں وہ کسی اور کام میں لگے ہوئے ہیں اور اس سے ہم لوگوں کو نکال کے اس کو وہ کر رہے ہیں، اس میں وہ کمرشل پراپرٹی جو فارغ ہے جو کسی کام کی نہیں ہے اور پراونشل گورنمنٹ Through a transparant mechanism اور Open competition اس کو استعمال میں لاسکتے ہیں، صوبے کیلئے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو وہ کمرشل پراپرٹیز (ایشو) زیر غور ہے لیکن اس پہ جو Detailed mechanics ہیں، Operational machenics ہیں، وہ ابھی تک طے نہیں ہوئی ہیں، ہاں یہ Through open competition اور لیزنگ کا یعنی وہ Sell out نہیں کر رہے ہیں یا خود حکومت کو اس پہ وہ ڈیویلپ کرنی ہیں، Facilities develop کر رہی ہیں اور یا اس کو Lease پہ Through open competition دیں گے لیکن اس کی Detailed mechanics ابھی تک ورک آؤٹ نہیں ہوئی ہیں، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، جہاں تک ورلڈ بینک سے لون کا تعلق ہے تو ورلڈ بینک کا جو لون ہے، وہ Basically ان پراجیکٹس کیلئے نہیں ہے، Ongoing projects کیلئے نہیں ہے، ان کے ساتھ Negotiation ہوئی ہے، وہ فائنل نہیں ہوئی ہے، وہ Soft loan ہے، وہ یعنی اس کا جو Pay back، اس کا جو Return period ہے، وہ اتنا Long ہے کہ وہ Almost grant ہے اور یہ کام مطلب ہر حکومت کرتی رہی ہے، انتہائی کم، ایک لحاظ سے ورلڈ بینک جن کنڈیشنز کے اوپر پراونشل گورنمنٹ کو وہ آفر کر رہا ہے تو وہ اتنا کم ہے کہ وہ Almost grant ہے لیکن اس کی بھی ڈیٹیلز ابھی تک ورک آؤٹ نہیں ہوئی ہیں، اس پہ Initial ایک میٹنگ اسلام آباد میں ہوئی ہے لیکن I assure them کہ وہ بھی اسلئے نہیں لی جارہی ہے کہ نہ ہمارے اور نہ ورلڈ بینک آپ کو ان پراجیکٹس کیلئے پیسے دیں گے، ورلڈ بینک کا اپنا ایک پروسیجر ہے، اپنا ایک طریقہ کار ہے، آپ نے کہیں اس کا نام سنا ہو گا کہ ورلڈ بینک کا ابتدائی نام تو IBRD تھا، International Bank for Reconstruction and Development، دنیا کے اندر Reconstruction and

Development کیلئے تھا، ورلڈ بینک تو بعد میں اس کا نام بنا۔ اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ یہ دنیا کے اندر جو Poor countries ہیں، ان کے اندر Infrastructure کو Rebuild کرے، ان کے اندر ڈیویلپمنٹ جو ہے، اس کو Speed up کرے، تو اسلئے اسی Context میں اگر کچھ دے گا بھی تو اسی Context سے دے گا اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ اس سال Mature ہو جائے گا، وہ اگلے سال تک Mature ہو جائے گا، ہو سکتا ہے کسی اگلی گورنمنٹ کو وہ فائدہ دے اور ہماری اس گورنمنٹ کے اندر Mature بھی نہ ہو جائے لیکن ان کے ساتھ ہماری Preliminary discussion چل رہی ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ، نلوٹھا صاحب، کوئسچن نمبر 3726۔

* 3726 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اسپیشل ایجوکیشن سکول حیات آباد، یکہ توت اور نشتر آباد پشاور میں واقع ہیں جن میں کافی تعداد میں گونگے بہرے اور معذور بچے زیر تعلیم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں میں تعینات عملہ، اساتذہ اور ان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز 30 جون 2013ء سے تمام گاڑیوں میں استعمال ہونے والے تیل کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع پشاور میں قائم شدہ اسپیشل ایجوکیشن کے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

i) سپیشل ایجوکیشن کمپلکس حیات آباد۔

ii) سرکاری سکول برائے نابینا (مردانہ) نانک پورہ۔

iii) سرکاری سکول برائے نابینا (زنانہ)۔

iv) سرکاری سکول برائے بہرے گونگے (زنانہ) یکہ توت۔

ان اداروں میں تعینات عملے اور اساتذہ کے زیر استعمال کوئی گاڑی نہیں ہے، البتہ ہر ادارے میں تعینات عملہ، اساتذہ اور طلباء و طالبات کو سکول لانے اور لے جانے کیلئے استعمال ہونے والی گاڑیوں کی تفصیل بمعہ خرچ برائے سال 2013ء 2016 ایوان کو فراہم کی گئی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوئسچن نمبر ہے جی 3726۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے وزیر صاحب سے پوچھا ہے کہ یہ جو سپیشل ایجوکیشن، بچے، جو معذور بچے ہیں نابینا ہیں تو ان کیلئے الگ سکول قائم کئے ہیں گورنمنٹ نے بہت پہلے، ابھی جو پوزیشن ہے ان سکولوں کی، بسوں میں ڈیزل نہ ہونے کی وجہ سے وہ بچے، دو تین سو بچے ہیں جو سکول میں آنے جانے کیلئے، ان کیلئے بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور غالباً گرمیوں کی جو تین مہینے کی چھٹیاں ہوئی تھیں، اس کے بعد کبھی وہ بسیں چلتی ہیں کبھی نہیں چلتی ہیں، تو میرا یہ خیال ہے کہ ان بچوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے اس طریقے سے، وہ غریب لوگوں کے بچے ہیں اور معذور بچے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کیلئے ضروری ہے، چاہے جس طرح بھی ہو، یہ کوئی صوبائی یا ضلعی حکومتوں کی آپس میں جنگ کی وجہ سے وہ بچے متاثر ہو رہے ہیں، پھر جو بھی طریقہ ہو، منسٹر صاحب کسی اور مد سے فنڈ کاٹ کر ان بسوں کو چلائیں تاکہ یہ بچے جو ہیں وہ اس سے استفادہ کر سکیں۔

جناب سپیکر: سکندر خان! پلیز۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں نلوٹھا صاحب کا مشکور ہوں جی کہ انہوں نے یہ کوئسچن کیا، یہ کوئسچن بھی انہوں نے کیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک کال اٹنشن نوٹس بھی انہوں نے لایا تھا اس ایشو کے اوپر، بنیادی طور پہ سپیکر صاحب! ہمارا فوکس جو ہے وہ۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی و سماجی بہبود: جیسا کہ میں کہہ رہا تھا جناب سپیکر! ہمارا فوکس اسپیشل ایجوکیشن کے اوپر ہے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ جو ہمارے یہ اسپیشل بچے ہیں کہ ان کو جتنی زیادہ سہولیات دے سکیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان کو ملیں، ان کو تعلیم کا یہ بنیادی حق ہے اور وہ ان کو ملنا چاہیئے۔ اس حوالے سے ہم Already اس سال کی اے ڈی پی میں Basic ہم ایک نیا Initiative لائے ہیں جس میں ہم ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں ایک ہائی سکول لیول تک، ایک ماڈل سکول ان کیلئے بنائیں گے تو اس حوالے سے ہمارا فوکس ہے۔ جس ایشو کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے جناب سپیکر! وہ ایشو پیدا اس حوالے ہوا تھا کہ چونکہ سوشل ویلفیئر ڈسٹرکٹ کی سطح پہ Devolved department ہے اور اس حوالے سے اس کا بجٹ جو ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ٹرانسفر ہو گیا تھا۔ جن سکولوں کا یہ ذکر کر رہے ہیں، وہ اب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ

کے Care میں ہیں اور چونکہ پشاور کا جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بجٹ تھا، وہ کچھ ٹیکنیکل وجوہات کی بناء پر پاس نہیں ہوا تھا تو اس وجہ سے اس میں ریلیز نہیں ہو رہی تھی، وہ مسئلہ حل ہو چکا ہے، میں خود بھی اس کو Follow کر رہا ہوں اور میں نلوٹھا صاحب کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ جہاں سے بھی ہو، ہم اس کیلئے فنڈ پیدا کریں گے اور ان شاء اللہ یہ ان بچوں کو تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، 3671، جناب محمد علی خان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! مجھے اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی ہاں، ٹھیک ہے آپ نے اشارہ اس طرح کیا کہ مجھے پتہ چلا کہ آپ مطمئن ہیں۔ (قہقہہ) جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب! جب آپ رولز کی بات کرتے ہیں تو ہمارا دل بہت خوش ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اور یہی رولز ہیں کہ جب ڈسکشن ہو جائے تو میں نیکسٹ بولتا ہوں اور نیکسٹ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور جب رولز سے ہٹ کر، نہیں سر! دو تین چار دن جو ہمارا ایجنڈا تھا، اس میں میرا یہ کال انٹشن نوٹس بھی تھا، ایک بہت اہم کوسچن تھا، میں گزارش کروں گا آپ سے کہ اسمبلی سٹاف کو آپ ہدایت کریں، میں نے جی ڈی اے کے جو پلاٹس الاٹ کئے گئے ہیں، ان سے متعلق کوسچن اسمبلی فلور پہ لایا تھا لیکن کسی اور طرف اسمبلی کو آپ لے گئے تو وہ میرا سوال جو ہے وہ Lapse ہوا ہے۔ اس میں سر، بڑے بڑے مگر مچھوں نے پلاٹس الاٹ کرائے ہیں، بڑے بڑے مگر مچھوں نے، میں ان کو منظر عام پر لانا چاہتا ہوں اور مہربانی کر کے میرا وہ کوسچن۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ جو رولز کا حوالہ دیتے ہیں، پھر یہ ہے کہ آپ کا ابھی یہ کوسچنز آور چل رہا ہے اس کیلئے مجھے کال اٹینشن۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سر! میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ میں کر لوں گا ان شاء اللہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور کسی پہ مجھے اعتماد نہیں ہے۔ سکندر خان خو ډیر ښه سړے دے (قہقہہ) ان شاء اللہ میں سمجھتا ہوں، ان بچوں کے اوپر رحم کھائے گا۔ دوسری بات سپیکر صاحب، میں اپنی مثال دیتا ہوں، جب ہم کاروبار نہیں کرتے ہیں، کام نہیں کرتے ہیں، جب ہم نکمے ہو جاتے ہیں،

ہمارے پاس پیسے نہیں رہتے تو پھر ہم اپنی زمینیں بیچ کر خرچہ چلاتے ہیں، خدارا صوبے کو زمینیں بیچ کر نہ چلائیں، یہ انصاف کی حکومت ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئسچن سے Related بات نہیں ہے، نلوٹھا صاحب! جو رولز کی بات آپ کرتے ہیں، یہ اس طرح نہیں ہوتا، آپ رولز کا خود بھی خیال رکھیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اچھا، بس جی میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

Mr. Speaker: 3671, Muhammad Ali, lapsed. Question No. 3669, Muhammad Ali, lapsed. Question No. 3670, Muhtarma Rifat Sahiba!

محترمہ راشدہ رفعت: سپیکر صاحب! میں ادھر ہوں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی میڈم، پلیز۔

محترمہ راشدہ رفعت: سپیکر صاحب! دراصل آپ کو اپنی دائیں طرف دیکھنے کی عادت نہیں ہے نا اور میرا خیال ہے، ان سے کہا کروں گی کوئسچن والوں سے کہ جلدی جلدی سوالات لائیں تاکہ آپ کو عادت ہو کہ ادھر بھی دیکھیں، ہمارا حق بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر 3670۔

* 3670 _ محترمہ راشدہ رفعت: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں نابینا لڑکوں / لڑکیوں کے سکول موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو:

I۔ کیا سکول کے ساتھ سٹاف کیلئے رہائشی گھر موجود ہیں;

II۔ مذکورہ رہائشی گھروں میں کون کون رہنے کا مجاز ہے، گزشتہ تین سالوں میں کس کس کو گھر الاٹ کئے گئے ہیں;

III۔ ان رہائشی گھروں میں کون کون رہائش پذیر ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود}: (الف) جی ہاں، کل تین سکول ہیں جن میں نابینا سکول (لڑکوں کیلئے) کے ساتھ کیٹیگری (ب) کا ایک رہائشی گھر اور کیٹیگری (سی) کے دس کوارٹرز موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ رہائشی گھروں میں افسران اور متعلقہ عملہ رہنے کا مجاز ہے گزشتہ تین سالوں میں جس کو گھر الاٹ کئے گئے ہیں اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

رہائشی گھروں میں جو سرکاری ملازمین رہائش پزیر ہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

<u>LIST OF GOVT SERVANTS WHO RESIDING IN ALLOTTED ACCOMMODATION</u>

i. Niaz Mohammad General Specialist-II
ii. Nasrullah Khan Store Keeper
iii. Muhammad Iqbal Chowkidar
iv. Mukaram Khan Blind Worker
v. Noor Quresh Blind teacher
vi Zahid Nawaz Brail Teacher
vii Umar Altaf Cane Worker
viii Qayyum Basketry Supervisor
ix Akbar Hussaain Salesman
x Haider Abbas Cane Worker
xi. Ziar-ur-Rehmand Junior Special Education Teacher.

<u>LIST OF SOCIAL WELFARE EMPLOYEES WHO ALLOTTED (ACCOMMODATION)</u>

i. Niaz Mohammad General Specialist-II
ii. Nasrullah Khan Store Keeper
iii. Muhammad Iqbal Chowkidar
iv. Mukaram Khan Blind Worker
v. Noor Quresh Blind teacher
vi Zahid Nawaz Brail Teacher
vii Umar Altaf Cane Worker
viii Qayyum Basketry Supervisor
ix Akbar Hussaain Salesman
x Haider Abbas Cane Worker
xi. Ziar-ur-Rehmand Junior Special Education Teacher.

<u>محترمہ راشدہ رفعت</u>: سپیکر صاحب! اس میں میں نے پوچھا تھا کہ نابینا سکولز جو ہیں لڑکوں کے اور لڑکیوں کے، ان میں گھر جو ہیں وہ کس کس کو الاٹ کئے گئے ہیں؟ یہ اس میں تفصیل دی گئی ہے، اس میں جو سکول نابینا لڑکوں کے ہیں ان میں، میں جب گئی تھی تو ایک بچے کو چوٹ لگ گئی تھی اور اس وقت کوئی

موجود نہیں تھا یعنی پرنسپل صاحب کا وہاں پر گھر موجود ہے لیکن وہ اپنے گھر میں موجود نہیں رہتے، رہتے ہی ہیں نہیں، ان کو الاٹ نہیں ہے، وہاں پر سیکرٹریٹ کا کوئی ملازم رہتا ہے اور اس طرح جو لڑکیوں کے سکول، لڑکیوں کا اس کے ساتھ ہی سکول ہے، اس کی جو ٹیچرز ہیں، وہ بھی ظاہر ہے وہ ٹیچرز بھی Blind ہیں اور وہ لڑکیوں کے ساتھ ان کے ہاسٹل کے کمروں میں انہوں نے جگہ بنائی ہوئی ہے، تو یہ بڑا مسئلہ ہے کہ جن کیلئے وہ گھر ہیں، وہ ان گھروں میں نہیں رہتے، سیکرٹریٹ کے ملازمین وہاں پر رہتے ہیں۔ میری درخواست بس یہ ہے کہ وہاں پر جن کا حق بنتا ہے، آپ انہی کو دیں اور وہ جو بچے ہیں، وہ بہت مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں جب کوئی ذمہ دار وہاں پر موجود نہ ہو اور مجھے اسی لئے خیال آیا تھا کہ ایک دو بچوں کو چوٹ لگی تھی اور بہت زیادہ وہ متاثر تھے اس بات سے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، سکندر خان۔

<u>جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود}</u>: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں محترمہ کا کہ انہوں نے یہ سوال کیا، میں اس کو چیک کرا لیتا ہوں جی، جن کو ہاؤسز الاٹ ہوئے ہیں، یہ پہلے سے الاٹ ہوئے ہیں اور یہ ہم Ensure کرائیں گے کہ بھئی ٹیچرز بھی موجود ہوں اور جو ٹیچنگ سٹاف ہے، باقی وہ بھی وہاں پر موجود ہو لیکن جن کو یہ الاٹ ہوئے ہیں، وہ Proper approval کیساتھ الاٹ ہوئے ہیں اور وہاں پر جو ہاسٹل وارڈن ہوتا ہے، وہ کم از کم موجود رہتا ہے، اس کو بھی ہم چیک کر لیں گے اور اگر وہ موجود نہ ہوا تو میں خود جا کر چیک کروں گا اور یہ Ensure کرائیں گے کہ بالکل سٹاف موجود رہے گا جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ راشدہ رفعت</u>: ٹھیک ہے اگر انہوں نے ضمانت دی ہے تو بس ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ نیکسٹ 3703، مفتی سید جانان صاحب، Lapsed-----

<u>مفتی سید جانان</u>: زه خو جی، زما خو-----

<u>Mr. Speaker</u>: I am sorry, okay, ji, Mufti Sahib!

* 3703 _ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر سوشل ویلفیئر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے مختلف اضلاع میں معذور لوگوں میں وہیل چیئرز اور سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013ء سے تاحال محکمہ نے جن جن اضلاع میں وہیل چیئرز اور سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں، ہر ضلع کی الگ الگ ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود}: (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا نے سال 14-2013 سے اب تک معذور افراد میں کوئی وہیل چیئرز یا سلائی مشینیں تقسیم نہیں کی ہیں۔
(ب) تاہم صرف مالی سال14-2013 ء میں معذور درخواست گزاروں کو وہیل چیئرز اور سلائی مشینیوں کی خریداری کیلئے نقد رقم بحساب فی کس مبلغ 6317روپے تقسیم کئے گئے،اس تقسیم کی گئی رقم کی ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مفتی سید جانان: زما خو سپیکر صاحب! 3703 نمبر سوال دے ، عادت خو مو دا نه دے خو دا سکندر خان ته چې کله مونږ ورغلی یو نو دومره عزت ئے را کړے دے ، هغه مو دې ته مجبوروی چې زه به دا اووایم چې زه دې سوال نه مطمئن یم۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Next, Noor salim Malik, lapse. Next 3700, Mufti Said Janan.

* 3700 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں مختلف ملکی و غیر ملکی این جی اوز کام کر رہی ہیں جن میں اکثر غیر رجسٹرڈ ہیں;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو رجسٹرڈ و غیر رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد الگ الگ بتائی جائے، نیز ان تمام این جی اوز کے کاموں کی نوعیت اور جہاں پر کام کر رہی ہیں، کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود}: (الف) محکمہ سماجی بہبود، Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control Ordinance (1961 اور رولز1962 کے تحت صرف مقامی سماجی، فلاحی، رفاہی تنظیمیں رجسٹرڈ کرتا ہے، ملکی و غیر ملکی این جی اوز کی رجسٹریشن محکمہ سماجی بہبود نہیں کرتا۔
(ب) محکمہ سماجی بہبود حکومت خیبر پختونخوا Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control Ordinance 1961) کے تحت سماجی تنظیموں کی رجسٹریشن کرتا ہے جن کا دائرہ کار محلہ، گاؤں، یونین کونسل اور تحصیل و ضلع کونسل پر مشتمل ہوتا ہے۔ خیبر پختونخوا میں اس وقت محکمہ سماجی بہبود کے ساتھ رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی کل تعداد 4243 ہے، ضلعی افسران کی رپورٹس کی روشنی میں 1764 تنظیمیں غیر فعال جبکہ 670 سماجی تنظیمیں فعال قرار دی گئی ہیں۔ 1809

سماجی تنظیموں کی چھان بین ضلعی افسران سماجی بہبود کروارہے ہیں۔ غیر رجسٹرڈVSWAsکاریکارڈ محکمہ سماجی بہبود کے پاس نہیں ہے۔ جو سماجی تنظیمیں محکمہ سماجی بہبود خیبر پختونخواکے ساتھ رجسٹرڈ ہیں وہ مندرجہ ذیل فیلڈز میں (سیکٹر) میں اپنی سماجی سرگرمیاں سرانجام دے رہی ہیں:

a۔ بچوں کی فلاح و بہبود۔

b۔ نوجوانوں کی فلاح و بہبود۔

c۔ خواتین کی فلاح و بہبود۔

d۔ ذہنی و جسمانی طور پر معذور افراد کی فلاح و بہبود۔

e۔ خاندانی منصوبہ بندی۔

f۔ غیر معاشرتی سرگرمیوں سے دور رکھنے کیلئے تفریحی پروگرام۔

g۔ سماجی تعلیم یعنی تعلیم بالغان جس کا مقصد شہری ذمہ داری کا احساس دلانا ہو۔

h۔ رہائی پانے والے قیدیوں کی فلاح و بہبود وآبادکاری۔

Juvenile delinquents-i کی فلاح و بہبود۔

Socially Handicapped-j کی فلاح و بہبود۔

k۔ نادار اور گداگروں کی فلاح و بہبود۔

l۔ مریضوں کی فلاح و بہبود ااور آبادکاری۔

m۔ عمر رسیدہ اور کمزور افراد کی فلاح و بہبود۔

n۔ سماجی کاموں کی تربیت۔

o۔ سماجی اداروں کا آپس میں باہمی رابطہ۔

مفتی سید جانان: زہ مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: اوکے جی، پھر 3702 نہ مطمئن ئې؟

* 3702 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے مختلف اضلاع میں معذور بچوں کیلئے تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے کن کن اضلاع میں معذور بچوں کے تعلیمی ادارے موجود ہیں اور ان میں کتنے کتنے معذور بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نیز مذکورہ اداروں میں اساتذہ اور عملہ کی تفصیل بھی سکول وائز الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی وسماجی بہبود)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمے نے جن اضلاع میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے قائم کئے ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں:

ایبٹ آباد، بنوں، چترال، چارسدہ، دیر لوئر، ڈی آئی خان، دیر اپر، ہری پور، کوہاٹ، ملاکنڈ، مانسہرہ، مردان، نوشہرہ، پشاور، صوابی اور سوات۔

(ہر ادارے میں داخل رجسٹرڈ معذور طلباء اور اساتذہ اور دیگر عملے کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

مفتی سید جانان: دې نه جی مطمئن یم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 3855، مفتی فضل غفور صاحب، Lapsed-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، اکرام اللہ خان گنڈاپور-----

(مداخلت)

Mr. Speaker: Sorry, 3861, Salih Muhammad, lapsed. 'Questions hour' is over.

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

3671 _ جناب محمد علی خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا تین سب ڈویژنز، دیر، واڑی اور شیرینگل پر مشتمل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ شرینگل سب ڈویژن 9 وارڈز یعنی ساونی، شرینگل، ڈوگ درہ، پاتراک شرقی، پاتراک غربی، ملکوٹ اور تھل پر مشتمل ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ شرینگل سب ڈویژن میں سب ڈویژنل آبپاشی کا دفتر نہیں ہے؛

(ح) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

i) محکمے نے اب تک شرینگل سب ڈویژنل میں دفتر کیوں قائم نہیں کیا؛

ii) محکمہ کب تک شرینگل سب ڈویژنل میں دفتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود)}: (الف) انتظامی لحاظ سے یہ درست ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ح) عموماً محکمہ آبپاشی کے دفاتر ان مقامات پر قائم کئے جاتے ہیں جہاں پر آبپاشی کیلئے سرکار کے زیر انتظام نہروں کا ایک وسیع نظام موجود ہو، چونکہ شرینگل سب ڈویژن میں ایسا کوئی نہری نظام یعنی کینال نیٹ ورک کا کوئی خاطر خواہ انتظام موجود نہیں ہے اسی لئے شرینگل کے مقام پر سب ڈویژنل آفس قائم نہیں کیا گیا ہے۔

جواب جز (الف) میں موجود ہے، البتہ محکمہ ہذا نے تھل کلکوٹ کیلئے آبپاشی کا ایک منصوبہ منظور کیا ہے جس کیلئے عارضی طور پر سب ڈویژنل آفس بشمول سب ڈویژنل آفیسر و دیگر عملہ کی منظوری دی جا چکی ہے۔

3669 _ جناب محمد علی: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کے تباہ کن سیلاب سے دیر بالا خصوصاً پی کے 92 شدید متاثر ہوا تھا جس میں گھر، مساجد، باغات، پل، پن چکیاں اور لوکل بجلی گھر (MHP) بھی تباہ ہوئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اب بھی سیلاب کے خدشات موجود ہیں جس کی بدولت مزید تباہی ہو سکتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ نے سیلاب سے بچاؤ کیلئے حفاظتی پشتے بنانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، نیز محکمہ کے سروے کے مطابق حفاظتی پشتوں کیلئے مزید کتنی رقم درکار ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود)}: جی ہاں، یہ درست ہے۔

جی ہاں۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق سیلاب کے خدشات موجود ہیں۔

محکمہ آبپاشی نے سال 2010 کے تباہ کن سیلاب کے بعد مختلف اقدامات کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ابتدائی سروے کے مطابق سیلاب سے تباہ کاریوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا، ایک وہ مقامات جہاں عام طور پر کئے جانے والے سیلاب سے حفاظتی کام یعنی G.I.Wire، پتھر اور سیمنٹ کا کام کامیاب ہو سکتا تھا

اس کو ترجیحی بنیادوں پر FDRD ڈائریکٹوریٹ اور سالانہ اے ڈی پی کے تحت مکمل کیا گیا، اس اقدام سے مختلف علاقوں بشمول PK-92 کے لوگوں کے نقصانات کا خاطر خواہ ازالہ ہوا۔ کچھ دوسرے علاقوں میں، جس میں PK-92 کا علاقہ بھی شامل ہے، سیلاب کے نقصانات کی نوعیت ایسی پائی گئی جہاں پائیدار کام کرنے کیلئے تفصیلی / تحقیقی جائزہ کی ضرورت تھی، ایسی جگہوں کیلئے محکمہ آبپاشی نے ADP 2016-17 میں Feasibility Study of Flood Protection Works کے نام سے سکیم شامل کی تھی جس کیلئے تجربے اور قابلیت کی بنیاد پر کنسلٹنٹ کو منتخب کیا جائے گا جس کے بعد تخمینہ لاگت اور سیلاب سے حفاظتی پشتوں کی نوعیت کا اندازہ ہو جائے گا۔ مذکورہ کام کی تفصیل سے متعلقہ علاقے کے لوگوں بشمول PK-92 اور منتخب نمائندگان کو باخبر رکھا جائے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ مذکورہ اقدامات کے تحت ایک پائیدار ترقیاتی کام ممکن ہو سکے گا۔

3731 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ معذوروں کو وہیل چیئرز، سلائی مشین یا دیگر سامان فراہم کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں میں معذوروں کو وہیل چیئرز، سلائی مشین یا دیگر سامان فراہم کیا گیا ہے، نیز کس طریقہ کار کے تحت فراہم کیا گیا ہے اور کس کو دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود}: (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا نے سال 2012-13ء سے اب تک معذور افراد میں کوئی سلائی مشین اور وہیل چیئرز تقسیم نہیں کی ہیں۔

(ب) مالی سال 2012-13ء اور 2014-15ء میں معذور افراد میں کوئی سلائی مشین اور وہیل چیئرز تقسیم نہیں کی ہیں، البتہ مالی سال 2013-14ء کے دوران معذور درخواست گزاروں کو سلائی مشینوں، وہیل چیئرز کی خریداری کیلئے نقد رقم بحساب فی کس مبلغ چھ ہزار تین سو ستر روپے تقسیم کئے گئے۔ ڈسٹرکٹ وائز لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔ وہ تمام معذور افراد جو کہ صوبائی کونسل برائے بہبود معذوران (PCRDP) کے ساتھ اندراج شدہ ہیں، ان کی درخواستیں متعلقہ ضلعی سوشل ویلفیئر آفیسر کے پاس برائے منظوری سلائی مشین، وہیل چیئرز جمع کرائی جاتی ہیں۔

صوبائی کونسل برائے بہبود معذوران کونسل کے فیصلے کے مطابق خالص میرٹ کی بنیاد پر دستیابی کی صورت میں سلائی مشین اور وہیل چیئرز کی مد میں رقم معذوران میں تقسیم کی جاتی ہے۔

Statement showing distributed amount @ Rs. 6317/- per applicant equally

S. No	District	Total number of applicants received for Wheelchair	Amount distributed	Total number of applications received for Sewing Machine	Amount distributed
1.	ABBOTTABAD	0	0	1	6317
2.	BANNU	64	404288	23	145291
3.	BATTAGRAM	51	322167	74	467458
4.	BUNIR	76	480052	4	25268
5.	CHARSADDA	57	360069	57	360069
6.	CHITRAL	2	12634	21	132657
7.	D.I.KHAN	47	296899	0	0
8.	DIR LOWER	87	549579	68	429556
9.	DIR UPPER	1	6317	22	138974
10.	HANGU	27	170559	48	303216
11.	HARIPUR	8	50536	0	0
12.	KARAK	169	1067573	68	429556
13.	KOHAT	37	233729	39	246363
14.	KOHISTAN	0	0	0	0
15.	LAKKI MARWAR	98	619066	157	991769
16.	MALAKAND	7	44219	0	0
17.	MANSEHRA	3	18951	0	0
18.	MARDAN	52	328484	11	69487
19.	NOWSHERA	19	120023	83	524311
20.	PESHAWAR	142	897014	51	322167
21.	SHANGLA	1	6317	0	0
22.	SWABI	53	334801	91	574847
23.	SWAT	187	1181279	0	0
24.	TANK	2	12634	11	69487
25.	TOOR GHAR	0	0	0	0
Total: -		1190	7517230	829	5236793

* Those disabled persons who submitted their application for sewing machine and wheel chairs to the concerned District Officer Social Welfare and Provincial Council for Rehabilitation of Disabled Persons (PCRDP) after securitization of application, they were awarded Rs. 6317/- per applicant against the item.

3855 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ 22 جولائی 2016ء کو محکمہ زراعت میں گریڈ 20 کی ترقیاں ہوئی ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ ترقی پانے والے افسران کی تاحال مستقل پوسٹنگ نہیں ہوئی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک ان افسران کی مستقل بنیادوں پر تقرریاں عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز سنیارٹی لسٹ اور تمام تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، ترقی پانے والے دونوں افسران کی مستقل پوسٹنگ ہو چکی ہے۔(نوٹیفیکیشن کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)۔

سمری وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی منظوری کے بعد ان افسران کی مستقل بنیادوں پر تقرریاں عمل میں لائی گئی ہیں جس کا باقاعدہ اعلامیہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے مورخہ 26-09-2016 کو جاری کیا ہے، نیز سنیارٹی لسٹ اور تمام تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTONKHWA
ESTABLISHMENT DEPARTMENT

Dated Peshawar, the Sep 26.2016

<u>NOTIFICATION</u>

<u>NO./SP(E-I)E&AD/9-118/2016</u>, Government of Khyber Pakhtunkhwa is pleased to order posting/transfer of the following Officers of Agriculture & Livestock Department in the public interest, with immediate effect: -

S.No	Name of Officer	From	To
1.	Mr. Iqbal Hussain (BS-20) upon promotion	Principal, Agriculture Training Institute Peshawar	Director General, Agriculture Extension, Peshawar against the vacant post
2.	Mr. Muhammad Naseem (BS-20) upon promotion	District Director Kohistan	Principal, Agriculture Training Institute Peshawar.

Chief Secretary
Govt. of Khyber Pakhtunkhwa

Endst: of even No. and date.
Copy forwarded to all concerned.

Sd/-
(KASHIF IQBAL JILANI)
Section Officer (Estt: I)

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA
AGRICULTURE LIVESTOCK & COOPERATIVE DEPARTMENT

Dated, Peshawar, the June 09, 2016-10-26

NOTIFICATION

NO.SOE(AD)III(2)391/2012. In pursuance of Section-8 (I) of Khyber Pakhtunkhwa Civil Servant Act, 1973 read with Rule-17 of Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer) Rules, 1989, final seniority list of officers in BPS-19 of Agriculture Department (Extension Wing) Khyber Pakhtunkhwa, as stood on 01.03.2016, is notified/circulated: -

S.No	Name of officer with academic qualification	Date of birth and domicile	Date of 1st Entry into Govt. Service	Regular appointment/ promotion to present post			Present appointment
				Date	BS	Method of Recruitment	
1.	Iqbal Hussain MSc Hons. Agri	20.3.1957 Shangla	23.8.1983 Agri. Officer	27.2.2013	19	By Promotion	DG Agi. Extension/ Director Planning, Monitoring & Evaluation HQ
2.	Muhammad Iqbal, MSc Hons. Agri	2.2.1957 Abbottabad	23.8.1983 Agri. Officer	27.2.2013	19	By Promotion	Director Training & Training Coordination O/O Principal ATI, Peshawar
3.	Muhammad Naseem, MSs. Hons Agri.	28.1.1961 Mansehra	23.8.1983 Agri. Officer	27.2.2013	19	By Promotion	DDA, Kohistan
4.	Zulfiqar Ahmad, MSc. Hons Agri.	5.5.1958 Mansehra	23.8.1983 Agri. Officer	27.2.2013	19	By Promotion	DDA, Battagram
5.	Faseehur Rehmand, MSc. Hons. Agri.	2.5.1958 Peshawar	23.8.1983 Agri. Officer	27.2.2013	19	By Promotion	Director Agriculture (FATA Pesh.
6.	Fazli Mabood, MSc. Hons Agi.	25.4.1960 Noshera	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	Director Field Operation HQ
7.	Hassan Taj, MSc. Hons. Agri.	1.4.1961 Swabi	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	Under Transfer
8.	Qayash Bahader, MSc. Hons. Agri.	10.2.1957 Swabi	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	DDA, Charsada
9.	Muzaffar Khan, MS (Agri.)	14.7.1959 Nowshera	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	DDA, Peshawar
10.	Sadique Muhammad MSc. Hons. Agri.	14.5.1957 Karak	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	DDA, Karak
11.	Fazli Khuda,	8.4.1958 Noshera	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	Director Marketing HQ

	MS Hons. Agri.						
12.	Muhammad Israr, MSc Hons. Agri.	6.2.1960 Nowshera	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	Vice Principal ATI, Peshawar
13.	Liaqat Ali, MSc Hons. Agri.	8.8.1958 Peshawar	23.8.1983	24.6.2013	19	By Promotion	DDA, Nowshera

Sd/-
Chief Secretary

C.C to all concern.

Sd/-
(Dr. Mir Ahmad Khan)
Section Officer (Estt:)

3861 _ جناب صالح محمد خان: کیاوزیر لائیوسٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ذمہ دار افسران وقتاً فوقتاً تمام ڈویژنل، ضلعی اور تحصیل لیول کے اداروں اور دفاتر کا معائنہ / انسپکشن کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں میں کتنے دورے ہوئے ہیں، تاریخ وار اور ڈویژن وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان دوروں کے نتیجے میں جن مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے، ان کے حل کیلئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں 104 دورے ہوئے ہیں۔ تاریخ وائز اور ڈویژن وائز دوروں اور ان میں جن مسائل کی نشاندہی کی گئی، ان کیلئے اٹھائے گئے اقدامات / ہدایات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، میڈم نسیم حیات، ملک شاہ محمد خان، الحاج صالح محمد خان، میاں ضیاء الرحمان، میڈم نادیہ شیر، جناب شکیل صاحب، جناب انور حیات، اعزاز اللہ خان، فضل حکیم، خاتون بی بی، سردار محمد فرید، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Fazal Ghafoor, lapsed. Mr. Sardar Hussain, MPA.

جناب سردار حسین (چترالی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب! ایک توجہ دلاؤ نوٹس ہے، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2012 سے چترال بونی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو سی گریڈ ہسپتال میں اپ گریڈ کیا گیا ہے، 2015ء میں باقاعدہ اس کی منظوری بھی دی گئی اور ٹینڈر بھی منظور کیا گیا لیکن اس پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے۔ جناب سپیکر، یہ اے ڈی پی جو ہم پاس کرتے ہیں، یہ صوبے کے اندر صرف یہ اسمبلی ہے جو مالیاتی وسائل کی تقسیم کرتی ہے، سال میں ایک مرتبہ اور سال میں ان تمام کاموں کو کمپلیٹ کرنا اس حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن عجیب بات ہے کہ اے ڈی پی یہاں سے پاس ہوتی ہے، پیچھے وہ کونسی قوتیں ہیں کہ اے ڈی پی ایک طرف رکھی جاتی ہے اور فنڈز اپنی مرضی سے ادھر ادھر استعمال کئے جاتے ہیں؟ ہماری حالت یہ ہے کہ گزشتہ تین سالوں سے ہماری جو اے ڈی پی ہے، وہ Zero utilized ہے، زیرو ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر انہوں نے کسی روڈ کو منظور کیا ہے ایک کروڑ روپے میں، Allocation پانچ لاکھ روپے رکھی ہے تو پانچ لاکھ میں آپ زمین ہی نہیں خرید سکتے تو کام کا آغاز کیسے ہوگا؟ اب جب ہم یہاں پر آتے ہیں جناب سپیکر، تو سمجھ میں نہیں آتا، یہ سب کو معلوم ہے، 2012ء میں منظور شدہ منصوبہ 2016ء میں، میں یہ کوئسچن کر رہا ہوں، دفتروں میں ہم جاتے ہیں تو یہ تو سب متفق ہیں، پی ٹی آئی، جماعت اسلامی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ کام نہیں ہو رہا ہے، کام رکے ہوئے ہیں، کام بھی نہیں ہو رہا ہے، کرپشن بھی نہیں ہو رہی ہے اور دفتروں میں جاؤ تو کہتے ہیں کہ فنڈز بھی نہیں ہیں، یہ تین "نہیں" کا مطلب مجھے سمجھایا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین! آپ اپنے۔۔۔۔

جناب سردار حسین (چترالی): نہیں سر، مجھے بولنے دیں، یہ میرا حق ہے کیونکہ میری اے ڈی پی Unutilized ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، سردار صاحب، آپ اپنے Topic پر بات۔۔۔۔

جناب سردار حسین (چترالی): میں کہتا ہوں کہ یہ کام نہیں ہو رہا، جناب سپیکر! ابھی آپ کے سامنے سینیئر منسٹر بیٹھے تھے، انہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں اپنے کال اٹینشن تک محدود رہیں۔

جناب سردار حسین (چترالی): یہ میں اپنے پوائنٹ کی طرف آرہاہوں، میں اس طرف آرہاہوں، بالکل سر، میں جناب سپیکر، ابھی آپ کے سامنے ہمارے سینیئر منسٹر نے جواب دیا کہ جو آئی ایم ایف سے امداد لی جارہی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! اس طرح نہیں ہوتا، آپ نے جو کال اٹینشن نوٹس دیا ہے، اس کی بات کریں پلیز، آپ اس تک، آپ کے کال اٹینشن نوٹس پر آپ کو Response ملے گانا۔ جی جی، مشتاق غنی صاحب! پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آنریبل ممبر کی توجہ کیلئے یہ بتانا چاہوں گا کہ 2012ء میں صرف اس کا اعلان کیا گیا تھا ہم سے پہلے اور جو بھی اس کے اوپر کام ہوا ہے، ہمارے ہی دور میں ہوا ہے، 2015-16 میں اس کو Approve کیا گیا ہے، اس کی Cost تھی 397 ملین، 830.830 اور اس میں پھر جو فنانس سے ریلیز ہوئی ہے، وہ ریلیز کم ہے، ابھی اور چونکہ اس میں لینڈ بھی پرچیز کرنی ہے تو لینڈ پرچیز کرنے کیلئے یہ جو 25 پرسنٹ Amount جو ہوتی ہے اے ڈی پی میں، وہ ریلیز کرنا ہوتی ہے تو وہ ابھی ریلیز ہونے والی ہے، اس کیلئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے 21 ستمبر کو فنانس کو خط لکھ دیا ہے کہ ہمیں جو آپ نے Amount ریلیز کی ہے، وہ کم ہے زمین کی پرچیز کیلئے، وہ Amount ہمیں پوری دی جائے جو میں سمجھتا ہوں کہ جلد ہی ہو جائے گا ان شاء اللہ اور اس کے بعد اس منصوبے کے اوپر باقاعدہ کام شروع کر دیا جائے گا اسی مالی سال کے اندر ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ایک منٹ، ایک منٹ۔

ایک رکن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، میں تھوڑا یہ چلاؤں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیدوں گا بالکل۔

ایک رکن: ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے، میں دوں گا آپ کو، میں موقع دوں گا ان شاء اللہ۔ یہ مجھے یہ پولیس کے حوالے سے، سردار حسین صاحب! آپ کی توجہ چاہیئے، یہ جو پولیس ایکٹ آیا تھا، اس کے بارے میں مجھے مولانا لطف الرحمان صاحب ملے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ آپ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں تو میں نے گورنمنٹ کے ساتھ بات کی تھی تو وہ اس پہ Agree ہے، تو ہم صرف ایک رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں

تاکہ آگے، اور پھر جب بھی یہ ہم پاس کرنے کیلئے بھیجیں گے تو ہم اس کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجیں گے۔
مشتاق غنی صاحب! آپ پلیز78 (شور اور قطع کلامیاں) جی مشتاق صاحب۔

ہنگامی مسودہ قانون کی مدت میں توسیع کیلئے قرارداد

(خیبر پختونخوا پولیس آرڈیننس مجریہ 2016)

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): On behalf of Chief Minister, اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق 1282 کے تحت The Khyber Pakhtunkhwa Police Ordinance 2016 کی مدت میں توسیع کیلئے قرارداد ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد Read out کریں، Read out کریں ریزولیوشن۔

Special Assistant for Higher Education: In view of the proviso of the sub clause (2) of article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa hereby resolves that the Khyber Pakhtunkhwa Police Ordinance, 2016 (Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No. XI pf 2016), which expires on 30-10-2016, shall be extended for further a period of ninety days with effect from the date for expiry of the aforesaid Ordinance.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to ----

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! یہ تو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ اس طرح نہیں ہے، یہ چونکہ Already ایجنڈے پر آیا ہوا ہے، ایڈیشنل ایجنڈا پر ہم نے اس کو ڈالا ہوا ہے یہ The Khyber Pakhtunkhwa of service, sorry آپ نے غلط مجھے دیا ہے، Resolution moved by, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may says 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed.

آئٹم نمبر 8، دوسرا جو ایکٹ ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دیتا ہوں Don't worry، میں اس طرح کرتا ہوں کہ یہ جو ٹیچنگ اسسٹنٹ کا ایشو ہے، اس پہ لاء ڈیپارٹمنٹ اور ایڈوکیٹ جنرل کے Opinion میں Difference ہے، مجھے لاء ڈیپارٹمنٹ نے ایک Opinion بھیجا ہے اور ایڈوکیٹ جنرل نے دوسرا Opinion بھیجا ہے تو یہ ابھی میڈم معراج! میں آپ کو کہوں کہ وہ ٹیبل کروا دیں اور پھر مشتاق غنی صاحب اس کو Respond کریں گے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ Very important یہ بل ہمارے پاس آیا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں میڈم معراج ہمایون، سردار محمد ادریس اینڈ محمود جان تینوں نے اس کو کیا ہے تو میرے خیال میں ایک ہی اس کو آپ Agree کر لیں، اس کو پاس کر لیں تو ہمارا ٹائم بچ جائے گا۔

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا ٹیچنگ اسسٹنٹس کی مستقلی ملازمت مجریہ 2016)

محترمہ معراج ہمایون خان: سر! اسمبلی رولز جو ہیں، اس کے رول نمبر 77 کے تحت مجھے آپ اجازت دیں کہ میں یہ The Khyber Pakhtunkhwa regularization of Services of Teaching Assistants Bill, 2016 کو اسمبلی میں پیش کروں۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اطلاعات): اجازت مانگ رہے ہیں آپ، پیش کرنے کی اجازت مانگ رہے ہیں آپ؟

جناب سپیکر: اس نے اجازت مانگ لی ہے، آپ نے ابھی کہنا ہے کہ یہ-----

معاون خصوصی برائے اطلاعات: نہیں، یہ تو ابھی آپ نے پیش کر دیا۔

جناب سپیکر: ان کی ڈیمانڈ یہ ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں یا سپیشل کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں، انہوں نے تو ابھی ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت مانگی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔ آپ تھوڑا حوصلہ کریں، آپ مجھے بات کرنے دیں پلیز، آپ مجھے بات کرنے دیں۔ اس طرح ہے کہ یہ بل ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، The motion before the House that leave may be granted to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Teaching Assistants as Lecturers Bill,

2016? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; leave is granted.

محترمہ معراج ہمایون: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Introduce کریں اس کو پلیز، Introduce کریں ابھی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جی دا سٹنڈنگ کمیټئ ته هم تلے دے ډیر ځل۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز Introduce، محمود جان صاحب آپ اس کو Introduce کر لیں، پلیز۔

جناب محمود جان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! میں The Khyber Pakhtunkhwa Regularization of Services of Teaching Assistants as Lecturers Bill, 2016ء کو ایوان میں پاس کرنے کیلئے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands introduced.

میں نے اسلئے ان کو کہا کہ آپ اس کے اوپر ڈسکشن بھی کریں اور ہم اس کو تھوڑا لیگل بھی اس کو دیکھیں گے۔آنریبل منسٹر، فنانس۔

جناب سردار حسین: امنڈمنٹ نہیں آئی؟

جناب سپیکر: امنڈمنٹ اس کے بعد ہو گی، آپ جو امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں، اس کے بعد امنڈمنٹ لائیں گے، ابھی تو Introduce ہوا ہے ناں جی۔ فنانس منسٹر، پلیز۔

ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی ششماہی رپورٹ برائے مالی سال 2015-16 پر عملدرآمد کے ضمن میں رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں اپنے آئٹم کو پیش کرتا ہوں لیکن ویسے جو ہاؤس کا جو Consensus بن رہا ہے تو میں بھی مشتاق غنی صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہاؤس کا جو Consensus بن رہا ہے، محمود جان خان صاحب کا اور میڈم ہمایوں صاحبہ کا، تو میرے خیال میں زیادہ رکاوٹیں اس میں نہیں ہیں، اس کو اگر پاس کرایا جائے تو کوئی قباحت اس میں نہیں ہے، امنڈمنٹس لائی جائیں۔ (تالیاں) بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق (3B) 160 کی روشنی میں ساتویں این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد پر نگرانی کے

ضمن میں مالی سال 16-2015 کی پہلی ششماہی رپورٹ برائے جولائی تا دسمبر 2015 اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands presented.

رسمی کارروائی

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اطلاعات): پوائنٹ آف آرڈر، ایک کوئی غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیئے، میں اسلئے Clarification دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ مظفر سید صاحب کی بات کے بعد خاص طور پر، ہم اس پر سارے متحد ہیں، کوئی مخالفت نہیں ہے ٹیچنگ اسسٹنٹس ریگولرائزیشن کے بارے میں اور اس میں اس دن بھی جیسے کہا کہ بڑے ٹرانسپیرنٹ طریقے سے ان کی سلیکشن کی ہے اور اس طرح فاٹا کے ایڈہاک لیکچررز ہیں، وہ بھی کوئی ڈیڑھ سو ان کی تعداد ہے تو ان کی ریگولرائزیشن کا بھی ایشو ہے لیکن جیسا کہ سپیکر صاحب نے فرمایا کہ اس پر تھوڑا Difference of opinion آگیا ہماری لاء ڈیپارٹمنٹ کا اور ایڈوکیٹ جنرل کا، تو اسلئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں ہم بھیج دیتے ہیں اور وہاں ہم اس پر تھوڑی Deliberation کریں۔۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی برائے اطلاعات: ہم اس کے خلاف نہیں ہیں بہر کیف۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بات سمجھتے نہیں ہیں، دیکھیں میں آپ کو بتاؤں، شیراز صاحب! بیٹھ جائیں پلیز، یار یہ دیکھیں، آپ اس ہاؤس کو مہربانی کریں Embarrass نہ کریں، یہ بھی ابھی صرف ڈسکشن ہو رہی ہے، یہ جب Passage اور Consideration کیلئے پیش ہوگا، اس کے بعد آپ کی 'یس' اور 'نو' کی ضرورت آئے گی، ابھی تو نہیں ہے آپ کی 'یس' اور 'نو' کی ضرورت۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، ہم بھی اسی پر بات کرنا چاہتے تھے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس کا اپنا ایک Opinion ہے اور مجھے پتہ ہے میں 'پرسنلی' اس میں Involve ہوں، میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں، میں چاہتا ہوں لیکن آپ نے جب لاء پاس کرنا ہوتا ہے تو آپ نے لیگل تمام سائڈز کو Cover کرنا ہوتا ہے تاکہ کل آپ کے کسی لاء کو کوئی کورٹ میں چیلنج نہ کر سکے، میں خود اس کا Owner ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کو کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سردار ظہور

صاحب! پلیز، آپ پلیز بیٹھ جائیں، میں ان سب کو بائی نمبر موقع دیتا ہوں ان شاء اللہ، ایک منٹ یہ بات کر لیں۔

سردار ظہور احمد: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں کافی دنوں سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن مجھے موقع نہیں ملا، ہمیشہ یہ کہا گیا کہ رولز آف بزنس کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا، بہت اہم ایشو تھا۔ پچھلے دنوں 'مشرق' اخبار میں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ پورے پاکستان میں پانچ سوبیڈز کے ہاسپیٹلز دیئے جائیں گے جس میں ہمارے کے پی کے میں بھی کچھ ہاسپیٹلز انہوں نے تقریباً میرے خیال میں بارہ ہاسپیٹلز ہیں، اس کیلئے انہوں نے کہا تھا کہ صوبائی گورنمنٹ ان ہاسپیٹلز کیلئے جگہ کا Arrangement اور پانچ سوبیڈز کے یہ ہاسپیٹلز کے پی کے کو دیئے جائیں گے لیکن 'مشرق' اخبار کی جو تحریر تھی، اس میں یہ لکھا تھا کہ صوبائی گورنمنٹ نے ہاسپیٹلز لینے سے معذوری ظاہر کر دی ہے کہ ہم جگہ Produce نہیں کر سکتے جبکہ حالات یہ ہیں کہ ہمیں اس وقت پورے صوبے میں طبی صحت کی سہولیتں ہیں، ان کا فقدان ہے، جس طرح میں آپ کو مثال دیتا ہوں، ہمارے مانسہرہ میں ہاسپیٹل ہے، ڈاڈر ہاسپیٹل، وہاں چھبیس سو کنال اراضی محکمہ صحت کی موجود ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ اگر اس کے اوپر کوئی کال اٹینشن لے کر آئیں تاکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کنسرنڈ آدمی ہو، وہ آپ کو Proper respond کرے، تو آپ Kindly کال اٹینشن نوٹس لے آئیں۔

سردار ظہور احمد: ٹھیک ہے، اس پر باقاعدہ کال اٹینشن نوٹس لاتے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، عنایت خان بات کر لیں گے، اس کے بعد۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں جی اس کے اوپر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ محترم جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ یہ رپورٹ جو ہے، یہ تو کانسٹی ٹیوشنل تقاضا ہے اور یہ Formality پوری ہوتی ہے کہ جو این ایف سی ایوارڈ ہوتا ہے، اس کی Implementation کی ہر سال رپورٹ صوبائی اسمبلی کے اندر پیش کی جاتی ہے اور این ایف سی ایوارڈ پانچ سال کیلئے کیا جاتا ہے اور یہ بھی آئین کا ایک تقاضا ہے اور این ایف سی ایوارڈ کے اندر صوبے کے فنانس منسٹر، صوبوں کے فنانس منسٹرز اور مرکز کا فنانس منسٹر اس کو چیئر کرتا ہے اور وہ ایک Ultimately consensus develop کرتے ہیں اور ایک Vertical distribution اور ایک Horizontal distribution ہوتی ہے، Vertical distribution میں صوبوں کا حصہ جو ہے، وہ determine ہوتا ہے اور horizontal

distribution میں جب Divisible pool سے Overall صوبوں کا حصہ متعین ہوتا ہے تو پھر صوبوں کے درمیان فارمولہ طے ہوتا ہے اور اس فارمولے کے مطابق وہ صوبوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے، یہ ایک سلسلہ چل رہا ہے اور اسی کی وجہ سے صوبے چل رہے ہیں اور اسی کی بنیاد پر صوبوں کے اندر بجٹس بن رہے ہیں، اسی کی بنیاد پر صوبوں کا پورا نظام چل رہا ہے کیونکہ کچھ ایسے ٹیکسز ہیں کہ جو مرکز Collect کرتا ہے، جو صوبے نہیں Collect کرتے ہیں، مرکز Collect کرتا ہے اور زیادہ تر ریونیو کے جو Sources ہیں، ان کو Strategic assets declare کیا گیا ہے، مثلاً پیٹرولیم ہے، گیس ہے، ان کو Strategic assets ڈکلیئر کیا گیا ہے، Even بجلی ہے اور وہ ہمارے Behalf پر وہ Collect کرتا ہے اور پھر ہمارے درمیان Distribution ہوتی ہے۔ میں جس نکتے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، اور میں سپیشلی ایوان کو بھی اور میڈیا کو بھی، کہ اس نکتے کو تھوڑا Highlight کریں، And with due apology to Nalotha Sahib میں نے این ایف سی ایوارڈ کو تھوڑا دیکھ لیا کہ کیا پوزیشن ہے؟ Seventh NFC Award میں ہے اور پیپلز پارٹی گو کہ میری Political opponent ہے، میں نے ان سے الیکشن جیتا ہے اور مجھے اندازہ ہے کہ وہ اگلے الیکشن میں میرے خلاف ہوں گے لیکن I haven't said it، میں دل گردہ بڑا کر کے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی حکومتوں کے اندر چار این ایف سی ایوارڈ ہوئے ہیں (تالیاں) اور ملٹری ڈکٹیٹر نے این ایف سی ایوارڈز کئے ہیں اسلئے میں نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنی پارٹی کے ساتھ یہ بات اٹھائیں، اپنی پارٹی کے ساتھ یہ بات اٹھائیں کہ یہ جو آپ کا Impression ہے کہ آپ Federating Units کے حوالے سے جب Rights کی بات آتی ہے کہ اس میں آپ کے دور میں وہ نہیں ہو جاتے ہیں، 18th Constitutional amendment آتی ہے تو وہ پیپلز پارٹی کے دور میں ہوتی ہے، Constitution منظور ہوتا ہے تو ان کے دور میں منظور ہوتا ہے، اسلئے ایک مرتبہ پھر ان کی حکومت میں این ایف سی ایوارڈ Delay ہو رہا ہے، پچھلے سال یہ سلسلہ ہونا تھا، اس سال بھی اس پہ کوئی پراگریس نہیں ہو رہی ہے اور ابھی تک یہ سلسلہ، مجھے لگتا ہے کہ ان کی حکومت کے اندر نہیں ہو رہا ہے، اسلئے میں اس رپورٹ کے اوپر گفتگو نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ رپورٹ چونکہ آ گئی ہے تو اس کی مناسبت سے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ مرکزی حکومت اپنے اس Tenure کے اندر این ایف سی ایوارڈ کو Ensure کرے اور اس کے نتیجے میں ان کا بھی بھلا ہو گا، ان کی نیک نامی ہو گی اور صوبوں کے جو Legitimate rights ہیں، ان کے جو ریونیوز ہیں،

Divisible pool سے ان کا جو حصہ ہے، وہ ان کو ملے گا۔ اسلئے میں اس رپورٹ کے پیش کرنے کے توسط سے، آپ کی وساطت سے اور اس ایوان کی وساطت سے مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ این ایف سی میں جو بلا ضرورت اور غیر ضروری تاخیر ہے، اس تاخیر کو ختم کرے اور فوری طور پر این ایف سی ایوارڈ کے اوپر گفتگو شروع کرے، اس کا پراسیس شروع کرے، اس کے اندر اگر کوئی کمی ہے، کسی ممبر کی کمی ہے تو وہ بھی پنجاب کے ممبر کی کمی ہوگی، ہمارے سارے باقی صوبوں کے ممبران Complete ہیں تو اسلئے مسئلہ یہاں سے رکا تھا کہ پنجاب، جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو نکتہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کا جو ممبر تھا، وہ ممبر بعد میں ان کا فنانس منسٹر بنا اور ان کی وہ سیٹ Vacant رہی، اسلئے جو کمی ہے، اس کمی کو پورا کر کے فوری طور پر این ایف سی ایوارڈ کے اوپر کام شروع کیا جائے اور میں ان سے مطالبہ کروں گا کہ اگر آپ اس کو 2018ء سے پہلے کریں گے اور اگلے بجٹ تک کریں گے اور صوبوں کو اپنا حصہ منتقل ہو جائے تو اس سے آپ کی نیک نامی ہوگی، یعنی یہ میں ان کے حق میں یہ بات کر رہا ہوں اور این ایف ایوارڈ جتنا Delay ہوگا، صوبو ں کا اتنا نقصان ہوگا، اسلئے میں سمجھتا ہوں، یہ ایوان صوبے کا Representative ہے اور ہمیں صوبے کے حق میں اکٹھے بات کرنی چاہیئے۔ تھینک یو ویری مچ، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اگر آپ کی خواہش ہو تو میں 26 (تاریخ) کو اس کے اوپر پوری ڈیبیٹ رکھوں تاکہ یہ ٹاپک جو ہے ناں پورا ڈسکس ہو، نہیں، میں Just آپ سے، ہاؤس سے اجازت لے لوں تو 26 کو ہم این ایف ایوارڈ پہ پوری ڈسکشن کریں گے، پوری ڈیبیٹ کریں گے۔ جی جی، سردار حسین صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ ښنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه، بالکل هم دغسې ده او زما دا خیال دے چې دا په دې حکومت کښې د این ایف سی ایوارډ په حواله باندې یا د مردم شمارئ په حواله باندې یا د سی پیک په حواله باندې دا تحفظات دی، دا زمونږ تقریباً ددې ټول فورم په دې باندې دېکښې دویمه رائې نشته او پکار هم دا ده۔ ښنګ چې نلوټها صاحب ته به مونږه هم دا ریکویسټ کوؤ چې هغه مرکز کښې د دوئ حکومت دے او ورسره ورسره به بیا مونږ وزیراعلیٰ صاحب ته هم ریکویسټ کوؤ چې هغه د سی سی آئی ممبر دے او زما دا خیال دے چې د این ایف سی په ایوارډ باندې په مردم شمارئ باندې، د وړو صوبو په حقونو باندې، بلوچستان سندھ خیبرپختونخوا چې دی، دا درېواړه یو طرف ته دی او پنجاب بل طرف ته دے او ورسره ترلې بیا زه

حکومت ته هم دا درخواست کومه چې وزیراعلیٰ صاحب Lobbying اوکړی او دا اهمه ایشو چې ده چې دا مونږه هلته راپورته کړو۔ سپیکرصاحب! In addition بل حقیقت دادے چې په تیر حکومت کښې 18th Amendment، دا د این ایف سی ایوارډ، سی سی آئی فنکشنل کیدل، دا حقیقت دے چې د وړو صوبو د پاره ډیره لویه خبره وه، د دې سره تړلې خبره زه کومه، اکثر مونږه اخباراتو کښې هم ګورو، ممبران صاحبان چې هم کله د صوبې نوم اخلی نو کے پی کے، اوس چې مونږ د صوبې نوم ته آئینی ګورو نو هغه خیبر پختونخوا دے، خیبر پختونخوا چې دے دا One word دے، One word چې کله مونږ کے پی کے وایو نو زه وایم چې دا د کومې صوبې نوم دے، یعنی پاکستان کښې خو ځلور صوبې دی، اوس کے پی کے د کومې صوبې نوم دے؟ لهذا زه ټولو هاؤس ملګرو ته هم دا ریکویسټ کومه او ټول خلقو ته ریکویسټ کومه چې ډیر په مشکله، ډیر په مشکله، ډیر په سوالونو او ډیر په سختو باندې مونږه د این ډبلیو ایف پی نه رااوتلو، اوس په کے پی کے کښې ورپریوځو، لهذا اول خو ورته خیبر پختونخوا وئیل پکار دی خو که دا ورته نه وایو نو کے پی کے دې ورته نه وایو ځکه چې خیبر پختونخوا، نوپختونخوا چې دے دا One word دے، لهذا چې مونږ ټول ورته کے پی وایو، کے پی۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔ نلوٹھا صاحب! آپ کچھ فرمائیں گے؟ بسم اللہ جی (قہقہہ) نلوٹھا صاحب کے ساتھ ہماری بہت محبت ہے ناں، بہت پیار ہے۔ (قہقہہ)

سردار اونگزیب نلوٹھا: بہت بڑی مہربانی سر۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی ہے، صوبے کے حقوق کیلئے تو اس سے پہلے بھی پاکستان مسلم لیگ خیبر پختونخوا نے ہمیشہ اگر صوبائی حکومت کا ہم ساتھ نہیں دیں گے تو صوبہ کے عوام کا ہم ہر صورت میں ہم ساتھ دیں گے۔ مرکز میں پاکستان مسلم لیگ نون کی حکومت ہے اور صوبے کے حقوق کیلئے جہاں تک بھی ہمیں جانا پڑا، ہم ضرور جائیں گے لیکن میں درخواست کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ انہیں بھی چاہیئے کہ مرکز سے اپنے تعلقات کو بہتر بنائیں، گالیاں نکالنے کے بجائے اگر مرکز سے یہ تعلق ٹھیک رکھیں گے تو میرے خیال کے مطابق انہیں دوسری سیاسی جماعتوں کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ این ایف سی ایوارڈ اس صوبے کا حق

ہے، جس طرح پنجاب کا ہے، سندھ کا ہے، بلوچستان کا ہے، خیبر پختونخوا کو بھی وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف کبھی نظر انداز ان شاء اللہ نہیں کریں گے۔ میں آپ کو سپیکر صاحب! یقین دلاتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلیم خان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور جو ہمارا حق ہے اس صوبے کا، وہ ضرور ہمیں ملے گا۔ دوسری بات جہاں سپیکر صاحب! جو سردار ظہور صاحب نے کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت نے خیبر پختونخوا کو بارہ ہسپتال دیئے ہیں جو پانچ سو بیڈز، دو سو بیڈز، مختلف کیٹیگریز کے ہسپتال ہیں تو سردار ظہور صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ جو ہسپتال مرکز کی طرف سے صوبے کو دیئے گئے ہیں، مہربانی کر کے صوبائی حکومت سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان ہسپتالوں کو آپ قبول کریں، مرکز اگر کوئی فنڈ آپ کو دے رہا ہے، وہ یہ کہہ رہے تھے سردار ظہور صاحب کہ جو ہسپتالوں کیلئے زمین کا مسئلہ ہے، صوبائی حکومت نے کہا ہے کہ ہم ایک ایک انچ زمین دینے کیلئے تیار نہیں ہے، اگر اتنا پیسہ صوبے میں آرہا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو الحمد للہ پڑھ کے یہ پیشکش قبول کرنی چاہیئے، یہ ہسپتال خیبر پختونخوا میں آرہے ہیں اور یہاں پہ بنیں گے، یہاں کے غریب لوگوں کو سہولیات میسر آئیں گی، تو یہ ریکویسٹ ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ نماز کا بھی ٹائم ہے، آپ دو منٹ میں بات کر لیں، پلیز کیونکہ پھر نماز کا وقت بھی فوت ہو رہا ہے تو جی، سلیم خان!

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں عنایت صاحب کا کہ انہوں نے دل کھول کے ایک اچھا کام جو پچھلی حکومت میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں پورے ملک کیلئے ہوا تھا این ایف سی ایوارڈ اور جس کی وجہ سے خاص کر ہمارے پسماندہ صوبے کو بہت بڑا فائدہ ملا اور اس این ایف سی ایوارڈ کی وجہ سے ہمارے بہت سارے مسائل حل ہو چکے تھے اور یہاں پر اس وقت جو Financial crises ہیں، یہ صورتحال پچھلی حکومت میں کبھی نہیں رہی مگر مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر مرکزی حکومت نے یہاں پہ صرف ایک پارٹی کے ساتھ کوئی اختلاف ہے تو اس صوبے کے عوام کا کیا قصور ہے اس میں؟ اگر ایک پارٹی کوئی ایک جائز ڈیمانڈ کرتی ہے کہ پانامہ لیکس میں یعنی پرائم منسٹر اپنے آپ کو پیش کریں احتساب کیلئے، وہ بھی جائز ڈیمانڈ ہے مگر اس کے باوجود صوبائی حکومت ہمارے ساتھ، یہ مرکزی حکومت ہمارے صوبے کے ساتھ جو سوتیلی ماں کا سلوک کر رہی ہے سر، یہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا صوبے کے ساتھ، اس صوبے کی تاریخ میں کبھی اس طرح نہیں ہوا تھا، یہاں کے

بڑے بڑے جو پراجیکٹس ہیں، وہ Stopped ہیں، یہاں کے سی پیک کا جو حال ہے، روزانہ اس اسمبلی کے فلور میں ہم اپنا رونا روتے ہیں، کوئی ہماری باتوں کو سننے کیلئے تیار نہیں ہے (تالیاں) این ایف سی ایوارڈ جو کہ اس صوبے کا حق ہے، جو کہ پسماندہ صوبوں کا حق ہے جو کہ پچھلے سال اس کو ہونا چاہیئے تھا مگر ایک سال گزرنے کے باوجود بھی اس کے اوپر کوئی دھیان نہیں دیا جاتا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب سلیم خان: اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ یہ بہت بڑی زیادتی کر رہی ہے چھوٹے صوبوں کے ساتھ اور پسماندہ صوبوں کے ساتھ، (تالیاں) ہمارے وسائل Already بہت کم ہیں، ہمارے صوبے کے اندر دہشتگردی کا سماں ہے، ہمارا صوبہ کبھی زلزلے کی زد میں آتا ہے، کبھی سیلاب کی زد میں آتا ہے مگر اس کے باوجود جو سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جارہا ہے، (تالیاں) وفاقی حکومت کی طرف سے اس صوبے کے ساتھ، اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، اس کو Condemn کرتے ہیں اور ہم مذمت کرتے ہیں، اگر پرائم منسٹر صاحب Delaying tactics استعمال کرتے ہیں اس صوبے کے ساتھ تو بہت بڑی غلطی ہے ان کی اور یہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon of 26th October, 2016.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 26 اکتوبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)